کہ بہت باشا جو ایک اُنکی سفیر ہیں اُنہوں نے لارڈ سالسبری صاحب سے کہدیا ہی کہ حضرت سلطان انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نہ کہیں فوج رکھیں گے اور نہ کوئی کمیشن مقرر کرینگے۔ لارڈ سالسبری صاحب آج سلطان سے ان تجویزوں کے قبول کرنے کو کہینگے اگر سلطان نے انکار کیا تو بہہ قسطنطنیہ سے واپس چلے آوینگے اور کل بحری فوج وہاں سے بولائی جاویگی +

دوسرا تار ۲۷ دسمبر ۱۸۷۶ء کا آج آیا اُس میں لکھا ہی کہ آج لارڈ سالسبری صاحب نے حضرت سلطان سے کہدیا کہ اگر آپ ان شرطوں کو منظور نکرینگے تو کل شاہ اور شہنشاہ آپکے یہاں سے اپنے سفیروں کو بلا لینگے۔ سلطان نے وعدہ کیا ہی کہ ہم غور کرکے جمعرات کو جواب دینگے +

اسپر صاحب فرینڈ آف انڈیا لکھتے ہیں کہ اسکے بعد ایک اور خبر آئی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ سلطان روم تجاویز مندرجہ بالا کو رد نہیں کرینگے مگر سوائے اسکے شاید کچھ اور عذرات پیش کریں +

اب ہم منتظر ہیں کہ دیکھیں سلطان صاحب کیا بندوبست کرتے ہیں اگرچہ ان تجاویز میں کسیقدر سلطان کی تحقیر پائی جاتی ہی لیکن منصف مزاج آدمی ضرور یہہ خیال کرینگے کہ تجویز سلطنت یورپ واجب اور مستحسن ہی +

—— واضح رہے کہ تجویز سلطنت یورپ کا خاص منشا یہہ ہی کہ صوبجات بلگیریہ و ہرزیگوینیا وغیرہ میں ایسا انتظام کیا جاوے کہ جس سے ہر طرحسے امن و امان رہے۔ سلطان صاحب تہذیب و انتظام جدید کے جاری کرنیکا وعدہ کرتے ہیں۔ اگرچہ تھوڑے لوگوں کے دلوں میں سلطان کے اقرارات پر کچھ بھروسہ ہو لیکن اب انکو موقع دیا جاتا ہی کہ سلطان صاحب اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ اگر وہ پورا کرینگے تو یقین ہی کہ انکی سلطنت میں ترقی ہوگی بہونکے سامنے عزت و اختیارات قایم ہونگے۔ اور اگر نکریں تو زیادہ خرابی و ذلت ہوگی +

—— یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار دہلی بڑی دھوم دھام سے دہلی میں منعقد ہوا تمام راجگان و مہاراجگان و نوابان و رؤسا و اڈیٹران اخبار خاص وقت معینہ یعنے دس بجے صبح کے دربار میں پہونچے اور علی الترتیب اپنے اپنے نمبر پر بیٹھیں گے۔ اسیطرح حکام سول و ملٹری و صاحبان لفٹنٹ گورنر و صاحب جلوہ افروز ہوئے ساڑھے بارہ بجے فرمان شاہی پڑھا گیا اور خطاب قیصر ہند کو ہر ایک نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور ایکسو ایک توپ کی سلامی شہنشاہی سر ہوئی +

درباری لوگونکا مقولہ ہی کہ جسقدر دھوم دھام اس دربار کی پیشتر سنی جاتی تھی اُس سے بھی زیادہ یہاں اژدہام ہوا اور یہہ ایک ایسا دربار تھا کہ آجتک ہندوستان میں کبھی اس جلوس اور شان و شوکت سے نہیں ہوا ہوگا ....۰ آدمی اُس خوشی کے میدان میں موجود تھے جنمیں ۰۰ سے زیادہ اُولوالعزم ذی اختیار والی ریاست تھے اور بہتیرے امیر و امرا وغیرہ بھی حاضر ہوئے اور اسیطرحسے بیشمار ہاتھی گھوڑے بگھیاں وغیرہ سج دھج اور رنگ برنگ کی آرایش سے آراستہ و پیراستہ کئے ہوئی ہر ایک کی سواری کے وہاں موجود تھے حضور لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل کشور ہند ساڑھے بارہ بجے اُس عظیم الشان دربار میں تشریف فرما ہوئے اور گھنٹہ بھر دربار ہوتا رہا شہنشاہ صاحبہ نے ایک بڑی طول طویل سپیچ کی جسکا مطلب یہی ظاہر کیا جاویگا اور بہت سے نیٹو فوجی افسران کو تقسیم کئے گئے +

بقیہ اس دربار کا نتیجہ منشا قیصر ہند کیکل رعایا یعنے اہل ہند و اہل انگلنڈ کے درمیان زیادہ اتحاد و محبت و ہمدردی پیدا ہوگی +

بقیہ اُن خاصیتونکا بیان جو خدا کی نسبت مرعی ہونی چاہئیں

اور تکلیف اور خطرات کے وقت میں جیسی توکل خدا پر کرنی چاہئے نہیں کرسکتے وے اپنے خالق اور مالک کے حکم پر سارے دل سے بھروسا نہیں رکھہ سکتے کہ خدا بڑا ہی اور اُسکی سلطنت سب چیزوں پر مسلط ہی اور قوت اور دانائی بے حد اگرچہ اُس کا وعدہ اور فضل اور رحم ورامن اُسکے کلام سے صاف ظاہر ہی تو بھی اُنپر اعتقاد نہیں کرسکتے جب توبہ اور حلم یعنے ایمان اور ذریعہ اُمید مسیح سے دل میں جگہہ پائی اور کلام کی تلاوت سے بھی معلوم کیا کہ خدا رحم اور راستی میں کامل ہی خصوصاً تائبوں اور ایمانداروں کو اپنے سایہ میں لانا چاہتا ہی تو بھی دل میں اشتباہ اور توکل کی قلت رہتی ہی جب دیکھتے ہیں کہ خدا نے یہاں تک ایمانداروں پر اپنا پیار ظاہر کیا کہ اپنے اکلوتے پیارے بیٹے کو بخشا اور ساتھ اُسکے ساری نعمتوں کا وعدہ کیا کہ اُسی کی خاطر بخشیگا تو چاہئے کہ شبہ نکریں علی الخصوص جبکہ وہ ہمارا سردار کاہن ہوکے خدا کے حضور میں شفاعت کے لئے ہمیشہ موجود ہی اور ہر ایک نعمت بخشنے پر مستعد تو پھر کیا خوف ہی اگرچہ ایماندار لوگ بے دھڑک خدا کے حضور میں آنا گستاخی سمجھتے ہیں اور اُن نعمتوں کے مانگنے میں جنکا وعدہ پاک کلام میں نہیں ہوا تامل کرتے ہیں تو بھی اُن کو چاہئے کہ مسیح کے وسیلے سے کسی نعمت کا

مانگنا بیجا نہ سمجھیں خدا وفادار ہی اور قول کا سچا جو کچھ وعدہ کیا اُس سے زیادہ بخشنے پر بھی قادر ہی بلکہ جتنا ہم مانگ نہیں سکتے یا مانگنے میں بھول جاتے ہیں وہ آپ ہی ہماری حاجت دیکھکے بخشتا ہی۔ اسیواسطے توکل واجب ہی۔ ایماندار جسقدر توکل کرتے ہیں اُسیقدر تسلّی اُن کی بڑھتی ہی کیونکہ کثرت توکل سے فضل ایسی زیادتی پکڑتا ہی جیسے علم عمل سے بڑھتا ہی اور جو متوکل ہوگا اسکا اپنا تجربہ بھی اس امر کی راستی پر گواہی دیگا اور سمجھیگا کہ جب میں خدا کا دشمن تھا اور اپنی ہوا اور حرص کی پیروی پر چلتا تھا خدا نے اُس دشمنی کو گھٹایا اور روحانی امید اور خوشی بڑھائی میرے خراب دل کو نرم کیا اور جتنی بے ایمانی اور بے دینی مجھ میں تھی اُس سے مجھے شرمندہ کیا اور اپنی فرماں برداری سے مغلوب کیا۔ یہہ تجربہ جب ایمانداروں نے اپنے دل میں پایا تو بے شک یہہ دعا مانگ سکتے ہیں۔ کہ ای خداوند ہمارے توکل بھی بڑھا ہماری طاقت تو ہی ہی اور ہماری نجات بھی تو ہی ہی

نظم

توکل چاہئے ایسی خدا پر + یقین دل سے کرنی ای برادر +

کہ گر طاقت نہ ہوگی دست و پا میں + وہ کردیگا تیرے کام یکسر +

پرندے کچھ نہیں کرتے ذخیرہ + اُنہیں روزی وہ دیتا ہی اُڑا کر +

صدف میں قطرہ کرتا ہی توکل + تو بے کوشش وہ ہوجاتا ہی گوہر +

پانچویں اسی توکل کے ساتھ خدا کا جلال بھی بڑھانا واجب ہی۔ ہم دنیا میں کسی آدمی کی بڑائی کرنی چاہتے ہیں تو اُسکی عنایت کا تذکرہ لوگوں کے سامنے کرتے ہیں۔ مسیحی لوگ اسی طرح خدا کے فضل کا تذکرہ کرکے خدا کا جلال بڑھاتے ہیں اور ہر ایک کو قایل کیا چاہتے ہیں کہ خدا بھلائی اور دانائی اور پاکیزگی اور حقیقت اور رعایت خلق میں ایسا رحمان ہی اور خوشی سے تمام اپنی نیکوکاری خدا کی فرماں برداری میں خرچ کرنیکو تیار ہیں اور اپنی نکوکاری پر بھروسا نہیں رکھتے بلکہ نجات کی عنایت میں صرف خدا کے فضل پر مدار رکھکے اُسی کی بڑائی کرتے ہیں۔ اپنے شرم اور نقصان پر لحاظ نہیں کرتے ہیں اور نہ ڈرتے ہیں اور نہ اپنی تعریف اور بزرگی ڈھونڈھتے ہیں اور نہ لوگوں سے خوف کرتے ہیں بلکہ ادائے جمیع فرایض میں خدا کی بزرگی چاہتے ہیں اور اپنے سارے کام اور خوشی خدا کی مرضی کے مطابق دھونڈھتے ہیں۔ دنیا دار لوگ نہیں سوچتے کہ ہم کس نیت سے کام کرتے ہیں اور اگر اُن کا موں سے کچھ بھلائی کا نتیجہ نکلے تو واجب سمجھتے ہیں پر مسیحی لوگ جانتے ہیں کہ خدا کی نظر میں صرف بھلائی ہی مقدم نہیں بلکہ خدا کا جلال اور بزرگی سب کاموں کی نیت میں لازم ہی۔ وے کام اِس نیت پر کرتے ہیں کہ خدا نے حکم دیا ہی انسان کے لحاظ سے کچھ نہیں کرتے۔ غلام جب نوکری میں اپنے آقا کی خدمت کرتے ہیں یا لڑکپن میں اپنے والدین کی اطاعت اٹھاتے ہیں یا جورو اپنے خاوند کی یا رعیت اپنے بادشاہ کی فرماں برداری کرتی ہیں یا برعکس اِس کے تو یہہ خیال نہیں کرتے کہ یہہ کام صرف آدمیوں کو خوش کرنے کے واسطے ہی بلکہ یہہ جانتے ہیں کہ ہمارے خدا کا حکم ہی کہ قانون اور شریعتوں کو توڑنا گناہ ہی اور اُنکو بجالانا مذہب کی بنیاد ہی اسیواسطے خدا کی نظر میں مقبول ہوتے ہیں +

رباعی

خدا کی اطاعت ہر ایک کام میں + مقدم سمجھ خاص اور عام میں

اُسیکے لئے ہو جو ہو نیک کام + نہ وابستہ ہو ننگ یا نام میں

چھٹویں یہہ سب کام ہرگز نہیں ہوسکتے جبتک ایماندار دل کی پاکیزگی حاصل نہ کرے۔ بکار اور بیکی پرست آدمی بغیر لحاظ مرضی خدا اور شریعت اُسکی کے ایسے کام کرتے ہیں اور جب اِن کاموں کے کرنیسے فراغت پاتے ہیں تو اپنے دل میں مطمئن ہوتے ہیں کہ ہم حکم الٰہی کو بجالائے۔ پر مسیحی لوگ ایسے ظاہری کاموں سے ہی خوش نہیں ہوتے جبتک دل کی آزمایش نہ کرلیویں بلکہ ہر ایک کام کی جڑھ پر لحاظ رکھتے ہیں صرف ڈالیوں اور پتوں پر نظر نہیں رکھتے۔ اگرچہ جمیع اوقات میں بُرے خیال اور انسانی نظر کو اپنے دل سے بالکل دور نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ دل اُن کے بھی بگڑے ہوئے ہیں اور یکبارگی پاک نہیں ہوسکتے تو بھی وے ہر کام میں اپنی نیت کی تفتیش کرتے ہیں گناہ سے نفرت ڈھونڈھتے ہیں اور پاکیزگی کا شوق رکھتے ہیں اور اپنے دل کی گواہی سے تسلّی پاتے ہیں۔ دل کی پاکیزگی کا خلاصہ اِس طرح معلوم ہوسکتا ہی کہ ایسے جوان آدمی بے موقع ٹھٹھے سے بھی جو زبان کی پلیدی ہی گھبراتے ہیں اور ایسی تصویروں اور باتوں سے جو خیال کو گندہ کرتی ہیں پرہیز کرتے ہیں کام اور بیوپار میں ہر ایک قسم کے دغل اور فریب سے ہاتھ اُٹھاتے ہیں روپیہ کی محبت تمام برائیوں کی جڑھ جان کر اپنے آپ کو دنیا میں ایک مسافر سمجھکر دل سے ترک کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں سے اور اُن سے جو اُنکے کاموں کے حریف ہیں ہرگز مدّعی نہیں ہوتے اور پردہ میں اُنکی ہجو اور ظاہر میں اُن سے جھگڑا نہیں کرتے اور اُنکی نیک نامی اور اُن کے کاموں میں ہرگز خلل ڈالنا نہیں چاہتے۔ جو خیال حسد اور بغض اور طمع کا

تو اپنے ہمسایہ کے گھر کا لالچ نہ کرنا تو اپنے ہمسایہ کی جورو کا لالچ نہ کرنا نہ اُسکے خادم نہ اُسکی خادمہ نہ اُسکے بیل نہ اُسکے گدھے نہ اور کسی چیز کا جو اُسکی ہے ✢

یہہ سب وصیت جو ہمنے تمکو کی خدا کی طرف سے ہے کیونکہ تم بذاتہ گنہگار ہوا اور پیدا ہو کر بھی تمنے بہت سے گناہ کئے سو تمہارے چھٹکارے کی کوئی سبیل میری نظر میں نہیں آتی ہے ہاں مگر ایک راستہ ہے اگر تم اُسپر چلوگے تو ضرور نجات پاؤگے کیونکہ جو نجات کا خواہاں ہوا ہے وہ اسی راستہ پر چلکے نجات تک پہونچا ہے اور وہ یہہ ہے کہ خدا نے تم سبکے لئے اپنے پیارے اکلوتے بیٹے کو تمہاری عوض میں دیا ہے بس جو کوئی صدق دلسے اُسپر ایمان لاویگا ضرور نجات پاویگا۔ ای میرے پیارو تم بھی اُسپر ایمان لاؤ اور نجات پاؤ ✢

یہہ وصیت ہنوز کر ہی رہا تھا کہ اتنے میں سخت بیمار ہوگیا اور کہا کہ دیکھو اب میرا آخیری وقت ہے آؤ ہم سب ملکے یہہ دعا مانگیں اور میرے بعد تم ہمیشہ یہہ ہی دعا مانگتے رہا کرنا سو اب وقت قریب ہے دعا مانگو ✢

دعا

ای ہمارے آسمانی باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی ہووے ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے اور جسطرح کہ ہم اپنے تقصیرواروں کو معاف کرتے ہیں تو ہماری تقصیریں معاف کر اور ہمیں امتحان میں مت ڈال بلکہ بُرے سے بچا کیونکہ بادشاہت قدرت اور جلال تیرا ہی ہے یہہ سب کچھہ یسوع مسیح کا نام لیکے مانگتے ہیں۔ آمین ✢

یہہ دعا مانگتے ہوئے رات کے ۱۲ بجگئے اور تو سب دعا مانگ کر اُٹھ کھڑے ہوئے مگر ہنوز وہیں دعا ہی میں گھٹنے ٹیکے ہوئے جان بحق تسلیم ہوا ✢

مراسلات

ابیات تاریخی دربار دہلی

صاحب مہتمم مشن پریس سلامت ✢

تسلیم مزاج شریف۔ چند ابیات تاریخی مندرجہ ذیل ابلاغ ہیں اگر برائے مہربانی اسکو درج اخبار پربہار فرماویں تو مشکور ہونگا زیادہ نیاز ۳۰ دسمبر ۱۸۷۶ء

راقم عبدالواحد ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی جالندھر

صبح ہاتف ز گلستاں دل شاد۔
گفت باہندیاں مبارک باد۔
کوئین وکٹوریا بفضل خدا۔
قیصر ہنددان مبارک باد۔
نائب السلطنہ لیٹن لارڈ۔
جشن دہلی بہ آن مبارک باد۔
زہرہ رقاصی بر فلک گویا۔
قیصر قیصران مبارک باد۔
چوں ننازم کہ حضرت عیسیٰ۔
گفتہ بر آسماں مبارک باد۔
سال تاریخ جستم از ہجری۔
شد ندائی خیاں مبارک باد۔
سر پاسِ جمہور دو کینہ ہیبر۔
جشن جمشید شاں مبارک باد۔ ۱۲۹۳

دیگر ایضاً

خوش سال نیکو و ابہاج وقت۔
کہ ہیں ہندیوں کے کھلے آج بخت
ہوئیں کوئین وکٹوریا ہند کی
شہنشاہ اور مالک تاج تخت
نتیجہ ہے یہہ عدل اور داد کا
کہ کل ہند نے پہنے اطاعت کا رخت
ندا ہاتفی نے کئی غیب سے
یہہ سال مسیحی ہے معراج وقت
نکالا گیا دشمن نام بد۔ ۲۳۶۸
مبارک رہے ہند کا تاج و تخت ۱۸۷۷

دیگر ایضاً

ہند میں آج جشن ہے ہر جا۔
اب تسلط جو ہے شہنشاہی۔
یہہ دو مصرع میں سال ہم راہی۔
نذر بندگان درگاہی۔
یا خدا ابی مبارک ہو۔ ۹۵۵
ہند و انگلینڈ کی شاہنشاہی۔ ۹۲۲
۱۸۷۷ء

الراقم داعی۔ عبدالواحد ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی جالندھر

اخبارات ملکی وولایتی

پشاور نہر سوات کی تیاری کے لئے جو مزدور لوگ جمع ہوئے تھے اُن پر مردمان غیر علاقہ نے بطور ڈاکہ زنی حملہ کیا چند نفر مجروح اور چند نفر قتل ہوئے باقی لوگ فرار ہوگئے صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس پشاور نے موقعہ پر تشریف لیجاکر تحقیقات فرمائی میر حسن خان تنگی جو قریب اُس موقعہ کے موجود تھا بعلت غفلت کے ماخوذ ہوا تعداد مقتولان مجروحان حسب ذیل ہے۔ مقتولان ۱۰ نفر۔ مجروحان ۲۰ نفر۔ آفریدی لوگ جو درہ کوہاٹ کے ہیں نہایت سرکش ہوگئے ہیں قسم قسم کی واردا تیں کرتے ہیں غالباً جلد انکا انتظام کیا جاویگا۔ چند جگہہ ضلع پشاور میں سنگین وارداتیں ڈاکہ کے واقع ہوئیں الزام اُسکا خصم شاہ مقرر ہوا ہے ارباب محمد سرفراز خان صاحب حسب الحکم جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت پشاور بباعث زیادہ مفسد وسرکش ہوجانے آفریدیوں کے شمول جلسہ دہلی سے رہگئے ارباب صاحب موصوف نے جگہہ بجگہہ علاقہ سرحد پر اپنے برادرزادہ گان کو بمعہ سواران اور پیادہ ملازمان خود بنابر حفاظت مقرر کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر چمن شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور حسب الطلب امیر صاحب والی کابل بشاہرہ ششصد روپیہ ماہوار مقرر ہوکر کابل کو روانہ ہوگئے ہیں ایکہزار روپیہ واسطے خرچ راہ امیر صاحب کی جانب سے ڈاکٹر صاحب کے لئے آیا تھا۔ سردی زیادہ چمک گئی ہے غلہ ارزان ہے +

ممانعت انگلش سپاہیان فوج کو خدمت کے وقت کسیقدر شراب رم ملا کرتی تھی مگر اب جناب سر فریڈرک ہینز صاحب بہادر سپاہ سالار افواج ہند نے حکم دیا ہے کہ سوائے خاص خاص صورتوں کے جب کام بہت ہی سخت ہو شراب مذکور بالکل نہ دیجایا کرے +

کابل جناب امیر کابل نے گورنر ترکستان کے پاس اس مضمون کا حکم بھیجا ہے کہ متفرق کوہستانی اقوام مثل قوم وزیری و درو و ہیمکل وجدرانی وترک وغیرہ کو انعامات دیتے دیتے خزانہ شاہی بالکل خالی ہوگیا ہے اور ابھی تک بعض کوہستانی سردار و نکو کچھ بھی انعام نہیں ملا لہذا آپکو مناسب ہے کہ زر بقایا کی رقوم مندرجہ ذیل گورنران موسومہ مجاور قوم سے وصول کرکے یہاں بھیجدیں +

۱۔ غلام رضا خان گورنر بامیان سے ۱۵۰۰۰ روپیہ

۲۔ عبد القادر خان گورنر تاش قرغان سے ۲۰۰۰۰ ″

۳۔ میر آخر حاکم میمنہ سے ۱۰۰۰۰ ″

۴۔ غلام صفدر خان گورنر قندھار سے ۵۰۰۰۰ ″

۵۔ میر محمد شاہ حاکم بدخشان سے ۳۰۰۰۰ ″

۶۔ حاکم چترال و کاشغر سے ۵۰۰۰ ″

امیر صاحب نے خود گورنر قندھار و میرزا محمد حسن خان و میرزا عبد اللہ خان سے روپیہ طلب کیا ہے اور لکھا ہے کہ جسقدر روپیہ خواہ نجی کا خواہ سرکاری آپکے پاس ہو روانہ کردیں محمد عمر خان گورنر ہرات سے ایک لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ طلب ہوا ہے اور گورنران قندہار فتح محمد خان و صفدر علیخان و سلطان محمد خان کو پانچ لاکھ روپیہ دینا ہوگا سردار محمد عالم خان حاکم کرشک کے حصہ میں بھی پچاس ہزار روپیہ دینا آیا ہے اور میرزا افضل خان حاکم فراح کو ایک لاکھ روپیہ دینا پڑیگا یہہ معلوم نہیں ہوا کہ امیر صاحب نے یہہ بے انتہا روپیہ کس غرض سے طلب کیا ہے +

سوات اخوند سوات نے مسجد جامعہ میں جمعہ کی نماز کے بعد جہاد کا وعظ کیا اور بیان کیا کہ دنیا کا انجام اور روز قیامت نزدیک آگیا ہے۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت یعنے دولت روم کو فرنگیوں کے ہاتھ سے سخت صدمہ پہنچنے والا ہے اور اگر روم کو فرنگیوں نے لیلیا تو بس اسلام کا خاتمہ ہے اسواسطے تمام مومنین پر واجب ہے کہ جہاد کے واسطے طیاری کریں اور اپنے مذہب اور خدا کے نام پر جان تک سے بھی دریغ نکریں پہلے مناسب ہے کہ لوگ مثل مسلمانان ہندوستان و عرب سلطان روم کے روپیہ کے ساتھ امداد کریں اخوند موصوف نے اُس وعظ کے آخیر میں یہہ بھی بیان کیا کہ میں امیر کابل کو بھی اس جہاد میں شریک ہونے کیواسطے آمادہ کرونگا +

انتخاب تار برقی

لنڈن ۲۰ دسمبر ۱۸۷۶ء آج کیبنٹ کے اجلاس میں وزرا نے اس امر کا فیصلہ کردیا کہ جبتک اُس مسودہ کا کچھ جواب نآئے جو جناب ملکہ معظمہ سے کیا گیا ہے جنرل اگناٹیف صاحب کی تجویزات پر کوئی رزولیوشن تجویز نکیا جائے۔ روس نے پھر ضابطہ کے طور پر پیش کیا ہے کہ بلجیم کے چھ ہزار سپاہی بلگیریا پر قبضہ کرلیں اس امر پر بھی ابھی تک کسی کو یقین نہیں ہے کہ بلجیم اسبات کو قبول کریگا۔ سوسٹزرلینڈ نے تو اپنے انکار سے اطلاع دی ہے +

لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب بے چین ہیں +

قسطنطنیہ ۲۰ دسمبر۔ مدحت پاشا وزیر اعظم مقرر ہوئے خط ہمایون میں لکھا ہے کہ پاشائے موصوف کی تقرری بسبب سلطان روم کی خواہش اصلاح انتظام سلطنت